© rasailojaraid.com

سوال

حکام وقت نے ایک قانون مقرر کیا ہے کہ جو کاشتکار موروثی ہین اپنی قدیم سے کسی کے زمین مین کاشتکاری کرتے چلے آتے ہین اون کو مالک زمین برطرف نہین کر سکتا مالک کی ملکیت اس قدر ہی کہ جب وہ کاشتکار لاولد مرجاوے یا کہین فراری ہو جاوے یا معاملہ دینی سے عاجز ہو جاوے وعلی ہذا القیاس تو وہ زمین اصل مالک کو ملجاوے گی اور اس سے معاملہ وصول کیا جاویگا یہہ حق کسی دوسرے کو نہ ہوگا۔ گویا یہہ حق مالکیت بعض احکام مین ولاء کے مشابہ ہوا۔ اب سوال ہے کہ آیا یہہ حکم شرعاً بہی نافذ ہو سکتا ہے یا برخلاف اسکے مالک زمین اوس کاشتکار موروثی کو زمین سے برطرف کر سکتا ہے۔ بینوا توجروا۔

الجواب

دراصل زمین اور جو اوس پر ہے سب مین سبہی کو استحقاق ہے بحکم اس ارشاد خداوندی کے کہ خدا نے تمہارے لئے جو کچہہ زمین مین ہے پیدا کیا ہے جو سورہ بقر مین ارشاد ہوا ہے۔ امام رازی نے اسکی تفسیر مین کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے کل اشیاء کو کل مخلوق کے لئے بنایا ہے جس سے ایک کا ایک سے مقابلہ ہو سکتا ہے پہر یہہ خصوصیت وتعیین کہ فلان چیز فلان شخص کے لئے ہے جداگانہ دلیل سے ہو سکتی ہے۔

> ھو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعًا۔ (بقرہ ع ۳)
>
> انہ تعالیٰ قابل الکل بالکل فیقتضی مقابلۃ الفرد بالفرد والتعیین یستفاد من دلیل منفصل (تفسیر کبیر صفحہ ۳۷۱ جلد ۱)

علماء نے کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خصوصیات انتفاع کے لئے استیلاء کو سبب مقرر کر دیا ہے اور یہہ استیلاء کئی وجہ سے متحقق ہوتا ہے ہبہ بیع۔ آبادی زمین افتادہ کی ارث وامثال اسکے۔ وازانجملہ استیلاء حکام وقت ہے قہر وغلبہ سے خواہ وہ کسی ملت

© rasailojaraid.com

ص ۳۱۴

کے ہین مسلم خواہ کافر

حدیث سے ثابت ہے کہ جب مکہ سے مسلمان ہجرت کر گئے تو اُن کے گہر عقیل نے جو اسوقت کافر تہا دبا لئے اور وہ اسکی ملک ہو گئے اور آنحضرت نے ان کے ملک و تصرفات کو نافذ رکہا

عن اسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله اين تنزل غدًا في حجتك قال وهل ترك لنا عقيل من دار رواه البخاري

قال القسطلاني في شرح هذا الحديث. وباع عقيل ما كان للنبي صلعم ولمن هاجر من بني عبد المطلب كما كانوا يفعلون بدور من هاجر من المؤمنين۔

صحیح بخاری مین اسامہ سے روایت ہے کہ اونے حج مین کہا یا رسول اللہ آپ کل کہان اُترینگے آپنے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے لئے کوئی گہر چہوڑا ہے **قسطلانی** نے اس حدیث کی شرح مین کہا ہے حضرت عقیل بن ابیطالب نے (جو اسوقت مسلمان نہ تہے) آنحضرت کی اور دیگر مہاجرین اولاد عبد المطلب کے گہر فروخت کر دئے تہے جیساکہ وہ اور مہاجرین مومنون کے گہرون سے کیا کرتے تہے

ایسا ہی کتب فقہ حنفیہ مین مثل **ہدایہ** وغیرہ کے اختیار کیا ہے کہ کفار استیلاء و قہر سے زمین کے مالک ہو جاتے ہین - بناءً علیہ جب نصاری حکام ان بلاد کو اس زمین پر استیلا رہا تو وہ مالک ہو گئے پس جو تصرف وہ چاہین اسمین کرین کسیکو مالک بناوین کسیکو کاشتکار اور جسکو جو حق چاہین سو دین شرع اُن کے اس قسم کے تصرفات کو باطل نہ کہیگی بلکہ نافذ رکہے گی۔

اِس جواب سے یہہ بھی ثابت ہوا کہ اور یہی جس قسم کے تصرفات بشرطیکہ اہلِ دین صریح ممانعت نہ ہو حکام وقت اپنے مقبوضہ و مملوکہ زمین مین کرتے ہین یا کرین گے جیسے غلہ وغیرہ تجارتی اشیاء پر (بجز ان چیزون کے جن کے استعمال مین خدا تعالی نے مبدلین کا روحانی و جسمانی نقصان دیکہہ کر اُن کے بیع و شراء و استعمال سے منع کر دیا ہے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسے شراب وغیرہ) محصول لگانا - یا مکانون یا اور استعمالی چیزون (مگہی گہوڑے) یا انکی صرف پر ٹکس لگانا یا زرعی زمین پر خراج مقرر کرنا شرع انکو باطل نہین کرتی اور ان کامون مین اگر اہل اسلام حکام کی ملازمت اختیار کرین یا بلامعاوضہ ان کامون کی کمیٹیون کے ممبر ہو جاوین تو انکو اسمین گناہ نہین ہے -

یہہ بات ہم نے اسلئے جتادی ہے کہ آجکل لوکل سلف گورنمنٹ یعنی مقامی خود حکومتی وخود مختاری کی کمیٹیون کی تجویز ہو رہی ہے اور ان کمیٹیون مین شامل ہونے سے ہمارے بعضے ناواقف بہائیون کو معصیت کا خوف ہے -

وہ صاحب اس فتوی کو غور سے پڑہین اگر اوسمین وہ اپنے خیال کی غلطی سے اطلاع پاوین تو اُن توہمات وتشکیکات سے باز آوین - اور مسلمانون کو ان کمیٹیون کا ممبر بننے سے نہ روکین انکی اس حالت ذلت پر ترحم فرماوین - اور اگر اسمین کچہہ عذر رکہتے ہین تو اس سے ہمکو خاص طور پر اطلاع دین -

اور نوکریون کے باب مین ہم ایک جداگانہ فتوی تحریر مین لاتے ہین -

سوال

مسلمانون کو کفار کی نوکری جائز ہے یا ناجائز اور مسلمان اور کافر کی نوکری مین کچہہ فرق ہے ؟

جواب

جو کام مسلمانون کو بجائے خود کرنا جائز ہے اوسمین اوسکو نوکری (مسلمان کی ہو یا اَور مذاہب والون کی) بہی درست ہے اور جو کام بجائے خود کرنا ناروا ہے اسمین کسیکی (مسلمان ہو یا غیر) نوکری بہی جائز نہین - اِسمین کفر واسلام کو کچہہ دخل نہین اور مسلمان اور غیر مسلمان مین کچہہ فرق نہین - جواز وعدم جواز کا مدار ومناط اصل کام کا جائز یا ناجائز ہونا ہے -

۱ کافر ایسا وسیع لفظ ہے کہ ہر فرقہ اپنی مخالف کو کافر کہہ سکتا ہے بلکہ معنی لغوی کے لحاظ سے تو ہر فرقہ اپنی آپ کو دوسرے کی مذہب کا کافر بہی سمجھ کہتا ہے اسی محاورہ سے انبیا نے بہی دین مشرکین سے انکار کیا ہے جسکو کفر کہا ہے - دیکھو اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۲ صفحہ ۲۰۹ پس اس لفظ کو

© rasailojaraid.com